علیہ وسلم کی بیخ کنی کے بعد اگر پھر کبھی بدعات رونما ہوئیں تو صحابہ کرام نے مٹانے کی ہر ممکن سعی سے کام لیا اور کامیاب ہوئے۔

عرب میں یہ مرض عام طور سے لوگوں میں پھیلا ہوا تھا کہ میت کی لاش پر نوحہ بکا کیا کرتے تھے جسوقت اسلام کی شعاعیں زمین پر چمکیں اور اسلام نے اپنا اثر دکھلایا اس وقت یہ مرض عام لوگوں سے دور ہوگیا۔ قرظہ بن کعب ایک شخص تھا اس کی لاش پر نوحہ کیا گیا اس امر کی خبر جب حضرت مغیرہ بن شعبہ کو ہوئی تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ جس شخص پر بھی نوحہ کیا گیا قیامت کے دن نوحہ کے سبب سے عذاب میں گرفتار کیا جائیگا۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنے بچوں کے سرہانے استرا رکھدیتے تھے۔ اور یہ خیال کرتے تھے کہ بچے اس کے سبب سے جنوں کے آسیب سے محفوظ رہیں ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کسی بچے کے سرہانے استرا رکھا دیکھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان محدثات کو کبھی پسند نہیں فرماتے تھے۔ جب حضرت عروۃ بن مسعود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس سے اپنے وطن طائف میں تشریف لائے تو ان کے قبیلے کے لوگ ان کی ملاقات کو آئے اور جس طرح سے زمانہ جاہلیت میں سلام کرتے تھے اسی طرح پر سلام کیا۔ حضرت عروہ بن مسعود کو جاہلیت کا سلام بہت برا معلوم ہوا فرمایا کہ تم کو اس طرح سے سلام نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ چاہیے کہ اہل جنت کی طرح سلام کیا کرو۔ خلفائے راشدینؓ کے عہد تک یہ معمول تھا کہ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا تھا لیکن مروان نے اس سنت رسول اللہ کو بدل دیا۔ ایک مرتبہ حضرت ابو سعید خدریؓ کو عید کے موقع پر پہلے خطبہ کی طرف بڑھانا چاہا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا کہ تم نے اس کو تبدیل کیوں کیا تم اس سے بہتر روش قائم نہیں کرسکتے چنانچہ صحابہ کرام نے اس کو بدستور قائم و دائم رکھا۔ مروان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تبدیل کرنے پر قابو نہ پاسکا۔ صحابہ کرام کو رسومات مروجہ و بدعات جاہلیت کے استیصال کا اسقدر خیال رہتا تھا کہ ذرا ذرا سی باتوں کو بھی نہ سن سکتے اور نہ دیکھ سکتے تھے۔ ایکمرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک عورت کو حالت سکوت میں دیکھا تو اس سے سکوت کی وجہ دریافت فرمائی معلوم ہوا کہ اس نے حج سکوت کیا ہے حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ یہ کام جاہلیت کا تھا اب تمہارے لئے جائز نہیں۔ جب صحابہ کرام کو کسی کام کو دیکھکر یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ شرک و بدعت کی صورت اختیار کرلیگا تو صحابہ کرامؓ اس کو اسی وقت دبا دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے عہد تک شجرۃ الرضوان قائم رہا لوگ اس کو متبرک سمجھکر اس کی زیارت کو دور دور سے آتے تھے جب انھوں نے اس رسم کو خبر بگڑتے دیکھا تو یہ کہکر "درختے کہ اکنوں گرفت است پائے" تہ کٹوادیا۔

شرک و بدعت اکثر مذہبی عظائم سے پیدا ہوتی ہے جسکے شاہد صحابہ کرام کے زمانہ میں بکثرت موجود تھے لیکن اگر صحابہ کرام کو یہ شک گذرتا کہ آگے چلکر یہ ایک بھی خاصی بدعت ہوجائیگی اور عام طور سے شرک ہونے لگیگا تو اسکی فوراً ہی بیخ کنی کرتے تھے۔ ایکمرتبہ حضرت عمرؓ حج کرکے واپس آرہے تھے راستہ میں لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ ایک مسجد کیطرف دوڑ رہے ہیں حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ یہ کیوں دوڑ رہے ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ ایک مسجد ہے جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی یہ بھی وہیں جارہے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر تم کو نماز پڑھنی ہے تو پڑھلو ورنہ اسکو بدعت نہ بناؤ۔

آجکل کے مسلمان غلاف کعبہ کو اپنے گھروں میں لاتے ہیں اس کو قرآن میں اور مکانوں میں تبرکاً رکھتے ہیں۔ اور سوغات کے طور پر لوگوں کو دیتے ہیں لیکن پہلے زمانہ میں کعبہ کا متولی غلاف کو دفن کردیتا تھا تاکہ اس کو کوئی نجس شخص استعمال میں نہ لاسکے۔ جب شیبہ بن عثمان متولی کعبہ نے اس واقعہ کو حضرت عائشہؓ سے بیان کیا تو حضرت عائشہؓ نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی فرمان خدا اور فرمان رسول نہیں بلکہ یہ ایک بدعت ہے۔ حضرت عائشہؓ نے خیال کیا کہ کہیں آگے چلکر یہ بدعت جاریہ نہ ہوجائے تو شیبہ سے کہا کہ تم ایسا نہ کیا کرو۔ اگر کوئی شخص اسکو استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں اگر تم اس کو

NATIONAL MUSLIM UNIV
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

فروخت کر ڈالو اور اسکی قیمت غربا و مساکین کو دیدیا کرو تو بہت مناسب ہوگا۔ اور تمہارے لئے باعث ثواب ہوگا۔

اسلامی اخلاق کے مصلح کا یہ اولین فرض ہونا چاہئے کہ اسلامی اخلاق کو غیروں کے آب گیا نہ خلط ملط ہونے دے۔ دوسرے یہ کہ اگر کوئی اخلاق ان نیت و شرافت کے خلاف ہے تو اس کو جڑ سے اکھیڑ دے آگے نہ بڑھنے پائے۔ اصحاب رسول اللہ نے ان چیزوں کا بہت خیال رکھا۔ حضرت عمرؓ اپنے عمال سے اخلاق کی حفاظت کیلئے فرماتے ہیں۔ ایاکم واخلاق الاعاجم ولا تجلسوا علی مائدۃ یشرب علیھا الخمر یعنی تم اپنے آپ کو عجمی اخلاق سے بچاؤ۔ اور اس دسترخوان پر نہ بیٹھو جس پر شراب پی جائے۔ جب عجمی فتوحات کے بعد عام طور سے شطرنج بازی و مرغ بازی تضیع اوقات کے کھیل پیدا ہونے لگے تو اصحاب رسول اللہ نے اسپر بہت سختی کی اور ان کو سزائیں دینے لگے۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے گھر کو کرایہ پر دے رکھا تھا جب معلوم ہوا کہ وہ لوگ نرد کھیلتے ہیں تو کہا کہ نرد کی گوٹی کو توڑ ڈالو ورنہ گھر سے نکل جاؤ۔ ایسے لوگوں کو ہمارے گھر میں رہنے کی ضرورت نہیں اگر حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے خاندان میں کسی کو قمار بازی کرتے دیکھتے تو سخت سزا دیتے تھے۔ ایکمرتبہ لوگ شطرنج کھیل رہے تھے تو حضرت علیؓ نے دیکھکر فرمایا ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون۔ تم ان تصویروں کے سامنے کیا سر کو جھکائے ہوئے ہو۔ یہ تم کو کسی قسم کا فائدہ نہیں دے سکتے۔ زمانہ قدیم میں اگر عورتوں کے بال گر پڑتے تھے یا چھوٹے ہوتے تھے تو اس میں دوسرے بال جوڑ لیتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ممنوع قرار دیا۔ ارشاد ہے عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواصلۃ والمستوصلۃ بال لگانیوالی اور بال لگوانے والی دونوں پر رسول اللہ نے لعنت کی ہے۔ بہت سی خرابیاں تو ایسی تھیں جو اسلام کے آتے ہی فنا ہوگئیں تھیں۔ اور جو کچھ رہ گئیں تھیں صحابہ کرامؓ نے انکو مٹا دیا۔ لوگ غرور و فخر کو اس طریقہ سے اظہار کرتے تھے کہ جنگوں میں بے بکارتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اسکو بالکل منع فرمادیا۔ اکثر شعرا فخر غرور اور دوسروں کی ذلت شعر میں پیش کرتے تھے۔ جس سے ہزاروں اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی تھیں حضرت عمرؓ نے اس قسم کے اموصادر کرنے والیکو مجرم قرار دیا۔ اگر کوئی کسی کی ہجو کرتا تو اس کو سزا دیتے۔ ایک شخص نے کسی کی اپنے شعر میں ہجو کی سے اولئک اولاد الھجین واسرۃ اللئیم ورھط العاجز المتذلل۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ بے اصل ہیں دوغلے ہیں کمینے خاندان کے ہیں۔ اور ذلیل ہیں۔ جب حضرت عمرؓ نے اس شعر کو سنا تو فرمایا کہ اس شعر پر تو ہرگز نہیں معافی دیسکتا چنانچہ شاعر کو قید خانہ میں بند رکھا اور کافی سزا دی۔ حطیہ ایک مشہور ہجو گو شاعر تھا ایکدفعہ زبرقان بن بدر کی شان میں گستاخانہ الفاظ ادا کئے جسکا ایک شعر یہ تھا سے دع المکارم لا ترحل لبغیتھا واقعد فانک انت الطاعم الکاسی۔ زبرقان بن بدر نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے دریافت کیا کیا یہ ہجو ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ بیشک یہ ہجو ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے حطیہ کو قید خانہ میں قید کر دیا۔ جب حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیرؓ نے سفارش کی تو یہ قول لیکر چھوڑا کہ آئندہ کبھی کسی کی ہجو نہ کریگا۔

اسلام نے عرب کے قدیم بغض وکینہ کو مٹا کر تمام مسلمانوں کو جن ستھرے اصول کا پابند کر دیا تھا صحابہ کرامؓ نے انکی کڑیوں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے دیا۔ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں لوگوں نے جو نئی چیزیں پیدا کر رکھی تھیں ان کے استیصال کرنے میں صحابہؓ نے کسی قسم کی کمی نہ رکھی۔ خدا کرے آج بھی مسلمان اسلامی اخلاق و عادات کو اپنا شعار بنالیں تو زبانی تبلیغ سے کہیں زیادہ اچھا اثر غیر مسلموں پر پڑے۔ والتوفیق بید اللہ۔ فقط۔